خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

جمعرات 25- مارچ 1999ء - 6 ذی الحجہ 1419 ہجری - 25- امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 67

مشورہ دینے والا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

المستشار مؤتمن

جن سے مشورہ کیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔

(جامع ترمذی ابواب الاستیذان باب ان المستشار مؤتمن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ پاکستان کی 80 ویں مجلس مشاورت کا انعقاد

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے صدارت فرمائی

ربوہ:21- مارچ 1999ء جماعت احمدیہ پاکستان کی 80 ویں مجلس شوریٰ مرکز سلسلہ ربوہ میں 19 سے 21 مارچ تک جاری رہنے کے بعد کامیابی اور خیروخوبی سے اختتام پذیر ہو گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے صدارت فرمائی۔ سیکرٹری مشاورت مکرم محمد اسلم منگلا صاحب پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔

مجلس مشاورت کا آغاز جمعہ 19 مارچ کو پونے چار بجے سہ پہر ایوان محمود میں ہوا۔ پاکستان کی جماعتوں کے 550 نمائندگان اور 110 مرکزی نمائندگان نے شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے اپنے خطاب میں حضرت مصلح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ پورے اخلاص سے مشورے دیں۔ اپنا مشورہ پیش کریں کسی کی خاطر مشورہ نہ دیں۔ آپ نے دعاؤں پر خاص زور دیا اور کہا کہ مجلس مشاورت کا انعقاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی غیر موجودگی میں بہت تکلیف دہ ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب روکوں کو دور فرما دے تاکہ ہمارے آقا ایک بار پھر ہمارے درمیان تشریف فرما کر مجلس مشاورت کی صدارت فرمائیں۔

پہلے دن کے اجلاس میں سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ چار سب کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ پہلی سب کمیٹی ایجنڈے کی تجویز نمبر1 اور نمبر2 بابت نظارت علیا صدر انجمن احمدیہ پر غور کے لئے بنائی گئی اس کے صدر مکرم راجہ غالب احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور اور سیکرٹری مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر مال تھے اس کے اراکین کی تعداد 35 تھی۔

دوسری سب کمیٹی ایجنڈے کی تجویز نمبر3 بابت اصلاح وارشاد پر غور کے لئے تشکیل دی گئی اس کے صدر مکرم جنرل (ر) ناصر احمد صاحب لاہور اور سیکرٹری مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) تھے۔ اس کمیٹی کے اراکین کی تعداد 34 تھی۔

تیسری سب کمیٹی ایجنڈے کی تجویز نمبر4 بابت اصلاح وارشاد پر غور کے لئے بنائی گئی۔ اس کے صدر بریگیڈیئر (ر) اعجاز احمد صاحب کراچی اور سیکرٹری مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد تھے۔ اس کمیٹی کے اراکین کی تعداد 34 تھی۔

چوتھی سب کمیٹی ایجنڈے کی تجاویز نمبر5، 6 اور 7 بابت بجٹ صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید پر غور کے لئے بنائی گئی اس کے صدر مکرم فضل الرحمان صاحب امیر ضلع راولپنڈی اور سیکرٹری نمبر1 سید خالد شاہ صاحب ناظر مال خرچ اور سیکرٹری نمبر2 مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تھے۔ اس سب کمیٹی کے اراکین کی تعداد 35 تھی۔

ان سب کمیٹیوں کے تقرر سے پہلے روز کا اجلاس پانچ بج کر 20 منٹ پر ختم ہوا۔

رات کو ان سب کمیٹیوں کے اجلاسات ہوئے اور زیر بحث تجاویز پر سفارشات مرتب کی گئیں۔

20 مارچ کو صبح دس بجے مجلس مشاورت کے دوسرے دن کے پہلے سیشن کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور دعا کے بعد تعمیل فیصلہ جات سال گزشتہ کی رپورٹیں پیش ہوئیں۔ یہ رپورٹیں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب قائمقام ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن اور ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ نے پیش کیں۔ بعد ازاں سیکرٹری مجلس مشاورت مکرم محمد اسلم صاحب شاد منگلا پرائیویٹ سیکرٹری نے وہ تجاویز پیش کیں جو مجلس مشاورت میں غور کے لئے پیش نہیں کی گئیں۔

اس کے بعد سب کمیٹیوں کی رپورٹ پر غور شروع ہوا۔ متعلقہ سب کمیٹیوں کے صدر صاحبان سب کمیٹی کی رپورٹیں پیش کرتے اور احباب کرام اس بارے میں اپنے مشورے پیش کرتے رہے۔ بعد ازاں رائے شماری کے ذریعے سب کمیٹیوں کی سفارشات کو قبول یا مسترد کرنے کے بارے میں سفارش حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوانے کے لئے طے کی جاتی رہی۔

اراکین مشاورت نے تمام سب کمیٹیوں کی سفارشات کو قبول کرنے کی سفارش کی۔

دوسرے روز کا پہلا اجلاس 12 بجے دن ختم ہوا۔ اور دوسرا اجلاس چار بجے شروع ہو کر 6 بج کر 10 منٹ پر ختم ہوا۔ تیسرے روز کا اجلاس صبح دس بجے شروع ہو کر ایک بجے دعا پر ختم ہوا۔

آخری روز کے اجلاس میں سب کمیٹیوں کی سفارشات پر مشورے ختم ہونے کے بعد مجالس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ میں حسن کارکردگی کے سالانہ مقابلوں میں پوزیشنیں حاصل کرنے والی مجالس کو علم انعامی اور سندات دی گئیں۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور صدر مجلس مشاورت نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں حضرت مصلح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ تمام اراکین اپنی جماعتوں میں واپس جا کر مجلس مشاورت کی تفاصیل احباب جماعت کو بیان فرمائیں آپ نے احباب جماعت کو دعا کی تحریک کی کہ خدا کرے کہ اگلے سال حضور ایدہ اللہ ہم میں تشریف فرما ہوں اور مجلس مشاورت کی صدارت فرمائیں۔ ایک بجے کے قریب آپ نے دعا کرائی۔

خواتین کی شرکت

مجلس مشاورت میں خواتین نمائندگان پردہ کی رعایت سے موجود تھیں اور انہوں نے پردہ کے پیچھے سے اپنے مشورے بھی پیش فرمائے۔ نمائندگان کے علاوہ خواتین زائرات بھی موجود تھیں۔

اسی طرح مردوں کے حصہ میں بھی ایوان محمود کے آخری حصے میں زائرین نے بھی مجلس مشاورت کی کارروائی سنی۔

معاونت

مجلس مشاورت کے اجلاسات میں جن احباب جماعت کو صدر مجلس مشاورت کی معاونت کا شرف حاصل ہوا ان کے نام یہ ہیں۔ مکرم فضل الرحمان خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی، مکرم شیخ مظفر احمد صاحب فیصل آباد صدر مجلس وقف جدید، مکرم نواب مودود احمد خان صاحب امیر ضلع کراچی اور مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر ضلع لاہور۔

ضیافت

مشاورت کے دوسرے روز رات کو دارالضیافت کی طرف سے نمائندگان مشاورت اور دیگر احباب جماعت کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام احاطہ لجنہ اماء اللہ میں کیا گیا جبکہ خواتین کی ضیافت کا اہتمام احاطہ تحریک جدید میں کیا گیا۔ ضیافت میں 1000 مردوں اور 300 خواتین نے شرکت کی۔ احاطہ لجنہ میں ٹیوب لائٹس کی روشنی میں نہایت خوبصورت انداز میں میزیں سجائی گئی تھیں۔ جنوبی سمت ایک لمبی میز پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ کے ہمراہ امراء اضلاع بعض ناظر صاحبان اور چیدہ چیدہ منتخب احباب جماعت تشریف فرما تھے۔ نہایت ترتیب اور نظم وضبط سے ایک ہزار افراد نے کھانا تناول کیا۔ منتظمین نے نہایت تسلی اور اطمینان کے ساتھ ہر ایک میز پر کھانا پہنچایا۔ کھانے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کروائی۔

دارالضیافت کے عملہ نے مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت کی سرکردگی میں اور خدام کی معاونت سے تمام انتظامات احسن رنگ میں کئے۔ یہ ضیافت ہمیشہ جماعتی تنظیم، نظم وضبط اور وقار اور شائستگی کا نمونہ ہوتی ہے۔

23 مارچ کی تقریبات

23- مارچ جماعت احمدیہ کا یوم تاسیس بھی ہے جسے جماعت احمدیہ یوم مسیح موعود کے عنوان سے مناتی ہے۔ اور 23 مارچ یوم پاکستان بھی ہے جسے قرارداد پاکستان کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

ان دونوں حوالوں سے 23 مارچ کو ربوہ میں متعدد تقریبات منعقد ہوئیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

صنعتی نمائش 23 مارچ کو صبح 8 بجے ایوان محمود ربوہ میں پانچویں سالانہ صنعتی نمائش زیر اہتمام خدام الاحمدیہ پاکستان کا افتتاح محترم

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد- مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل و جواہر نمبر 53

اخلاق عالیہ کی ایک جھلک

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب بیان فرماتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے اخلاق حسنہ کا یہ حال تھا۔ کہ قادیان کے جو لوگ ہر وقت آپ کے خلاف دشمنی کرنے میں مصروف رہتے تھے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت کا نہ چھوڑتے تھے۔ وہ بھی جب آپ کے آستانہ پر آئے۔ اور دستک دی۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ آپ ننگے سر ہی تشریف لے آئے۔ اور دیکھتے ہی نہایت تلطف اور مہربانی سے اس کے سلام کا جواب دے کر پوچھتے آپ اچھے تو ہیں۔ اور اس کے سارے گھر کا حال پوچھ کر پھر آپ فرماتے آپ کیسے آئے۔ پھر وہ اپنی ضرورت کو پیش کرتا۔ تو آپ اس کی ضرورت سے زیادہ لاکر دیتے۔ اور فرماتے۔ اگر اور ضرورت ہو تو اور لے جائیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ قادیان کا ایک ہندو آیا۔ اور اس نے آپ کو ایک لڑکی کی معرفت بلوایا۔ جب آپ دروازہ میں تشریف لائے۔ تو اس نے سلام کر کے آپ سے ایک دوائی طلب کی۔ آپ نے فرمایا ہاں ہے۔ میں اس کو ایسی ہی ضرورت کے لئے منگوا کر رکھ لیتا ہوں۔ تا ضرورت کے وقت کام آجائے۔ فرمایا آپ شیشی لائے۔ اس نے کہا میں لے آتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں میں شیشی لے آتا ہوں۔ حکیم صاحب سے کہیں جتنی ضرورت ہو لے لیں۔ پھر شیشی دے جائیں۔ یہ تھے آپ کے اخلاق میرے دوستو۔ دوستوں سے تو ہر شخص محبت کیا ہی کرتا ہے۔ مگر دشمنوں سے محبت کرنی یہ اخلاق ہے۔ اخلاق ہی سے انسان خدائے ذوالجلال کا مظہر بھی بن سکتا ہے۔ اگر انسان میں اخلاق ہی نہیں۔ وہ انسان کہلانے کا مستحق ہی نہیں۔ میرے دوستو حضرت اقدس مسیح موعود کے اخلاق ہی تھے۔ جن کو میں سن کر ہی آپ پر فدا ہو گیا تھا۔ اور جب یہاں آکر اپنی آنکھوں سے آپ کے پاک اخلاق دیکھے۔ تو میں آپ ہی کا ہو رہا۔

(الحکم 7 نومبر 1940ء)

امام الزماں کی مجلس عرفان

حضرت شیخ صاحب کی ایک اور یادگار تحریر۔

حضرت مسیح موعود کا اکثر یہ طریق تھا۔ کہ آپ بعد نماز ظہر بیت میں تشریف فرما ہو جاتے اور اپنی پیشانی مبارک کو پکڑ کر ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے تھے۔ اور دس پندرہ منٹ بالکل خاموشی رہتی تھی۔ آپ کے جاں نثار آپ کے گرد بیٹھے رہتے تھے۔ اور انتظار کرتے تھے کہ آپ بولیں اور ہم سنیں۔ یہ نظارہ بڑا ہی پر لطف ہوا کرتا تھا۔ دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ سب کے سب اپنے پیارے خدا سے وہ کچھ مانگ رہے ہیں۔ جس سے لوگ بے خبر ہیں۔ اور بات بھی یہی تھی کہ جب ہم میں اللہ کا مامور موجود تھا۔ تو ہم پر ایک ایسی حالت طاری ہو جاتی۔ جس سے ہر

ہر قلب میں محبت الٰہی جوش مارنے لگتی تھی۔ خدا ہی خدا دلوں میں ہوتا تھا اور ہمیں یہ یقین ہو جاتا تھا کہ اب جو بھی مانگیں گے ہمارا خدا وہی ہمیں دیدیگا۔ حضور کی خاموشی کا وقفہ کبھی لمبا ہو جاتا تھا۔ تو ہم بھی اپنے دلوں میں اسی قدر دعائیں زیادہ کرتے تھے۔"

(الحکم 28 جنوری 1938ء ص 4)

بنی نوع انسان سے ہمدردی کا بے پناہ جوش

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رقمطراز ہیں۔

بنی نوع انسان کی ہمدردی کا اس قدر جوش حضرت مسیح موعود میں تھا کہ اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے ایک مرتبہ اپنی یادداشت میں لکھا تھا کہ خلق اللہ عیالی۔ اس کی مخلوق میرا کنبہ ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میری تو یہ حالت ہے۔ کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو۔ اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے۔ تو میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ نماز توڑ کر اس کو فائدہ پہنچاؤں۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ اس سے ہمدردی کروں۔ اپنے تو در کنار میں تو یہ کہتا ہوں۔ کہ غیروں اور ہندوؤں سے بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ۔ اور ان سے ہمدردی کرو لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ آپ نے خود بیان فرمایا۔ کہ آپ سیر کو نکلے۔ عبدالکریم پٹواری آپ کے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا۔ اور میں پیچھے تھا۔ راستہ میں ایک بڑھیا۔ 70-75 برس کی ملی۔ اس نے اس کو کہا۔ کہ میرا خط پڑھ دو۔ اس نے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں ٹھہر گیا۔ اسے پڑھ کر اچھی طرح سمجھایا۔ اس پر وہ بہت شرمندہ ہوا۔

(الحکم 7- مارچ 1940ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 26- مارچ 1999ء

12-40 a.m.	لقاء مع العرب۔
1-40 a.m.	سویڈش پروگرام۔
2-20 a.m.	کوئز تاریخ احمدیت۔
3-00 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس۔
4-10 a.m.	عربی زبان سیکھئے۔
4-25 a.m.	شجرے پھل- سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔
5-05 a.m.	تلاوت- درس الحدیث- خبریں۔
5-50 a.m.	چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن۔
6-15 a.m.	لقاء مع العرب۔
7-15 a.m.	فرام دی آرکائیوز- مجلس سوال وجواب۔
8-20 a.m.	اردو کلاس۔
9-30 a.m.	عربی زبان سیکھئے۔
10-45 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس۔
11-05 a.m.	تلاوت- درس الحدیث- خبریں
11-50 a.m.	چلڈرنز کارنر- تلفظ۔
12-20 p.m.	سرائیکی پروگرام- ترجمۃ القرآن۔
1-35 p.m.	لقاء مع العرب۔
2-50 p.m.	اردو کلاس۔
3-55 p.m.	انڈونیشین پروگرام۔
4-30 p.m.	بنگالی سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت- درس ملفوظات- خبریں۔
5-55 p.m.	درود شریف۔
6-00 p.m.	خطبہ جمعہ- لائیو
7-15 p.m.	فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
8-20 p.m.	خطبہ جمعہ۔
9-25 p.m.	چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں۔
9-50 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت- درس الحدیث۔
11-40 p.m.	اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 27- مارچ- 1999ء

12-50 a.m.	لقاء مع العرب۔
1-45 a.m.	بلجیئن پروگرام- چلڈرنز کلاس۔
2-15 a.m.	طبی معاملات- گردوں کی بیماریاں۔
2-50 a.m.	خطبہ جمعہ- 99-3-26
3-55 a.m.	فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
5-05 a.m.	تلاوت- حدیث- خبریں
5-40 a.m.	چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں۔
6-05 a.m.	لقاء مع العرب۔
7-05 a.m.	خطبہ جمعہ- 26.3.99
8-10 a.m.	اردو کلاس۔
9-25 a.m.	کمپیوٹرسب کے لئے۔
10-00 a.m	فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
11-05 a.m.	تلاوت- درس الحدیث- خبریں
11-50 a.m.	چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں۔
12-15 p.m.	ماریشس پروگرام- نظم کوئز- تیار کردہ لجنہ اماء اللہ ماریشس
1-00 p.m.	طبی معاملات- گردوں کی بیماریاں۔
1-30 p.m.	لقاء مع العرب۔
2-40 p.m.	اردو کلاس
3-55 p.m.	انڈونیشین پروگرام۔
5-05 p.m.	تلاوت- خبریں۔
5-30 p.m.	ڈینش زبان سیکھئے۔
6-10 p.m.	انٹرویو- ثاقب زیروی صاحب۔
7-00 p.m.	بنگالی سروس۔
8-00 p.m.	چلڈرنز کلاس- 99-3-27
9-05 p.m.	چلڈرنز کارنر- قرآن کوئز۔
9-24 p.m.	عید شو۔
9-55 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت- درس الحدیث۔
11-25 p.m.	اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تحریک جدید کا چندہ اپنی حیثیت کے مطابق پیش کریں

○ "جماعتوں میں جہاں میں ذکر کروں گا بہت عظیم قربانیاں ہیں مگر اس کے باوجود ایک ایسا طبقہ موجود ہے۔ جو میری نظر میں بھی ہے اور نظر میں نہیں بھی ہے جس کو استطاعت زیادہ ہے اور ابھی تک اپنی استطاعت کے مطابق قربانی نہیں کر رہا۔ جب کوئی اچھا منتظم آکر ان کے دلوں میں ہیجان پیدا کر دیتا ہے۔ قربانی کی روح ان کے اندر از سر نو زندہ ہونے لگتی ہے تو خدا کے فضل سے ان جیبوں میں سے بہت کچھ نکل آتا ہے جو پہلے خالی دکھائی دیتی تھی"

(خطبہ جمعہ 8- نومبر 96ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اول

نصر اللہ خان ناصر صاحب- مدیر ماہنامہ انصار اللہ

حضرت بانی سلسلہ کے خلق کریمانہ- تیمارداری اور عیادت

انسانی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے ہمدردی کا مادہ ودیعت کیا ہے- فطرتاً انسان اپنے ماحول سے متاثر ہوتا ہے اور دوسرے انسان کے دکھ سکھ میں شریک ہونا چاہتا ہے- اور یہی بات اسے دوسرے جانداروں سے ممیز کرتی ہے اور اسے Social Animal کا نام دیتی ہے- دین فطرت کی تعلیمات بھی ایک انسان کے اندر یہی خلق پیدا کرنا چاہتی ہیں کہ ایک انسان دوسرے کا درد رکھتا ہو اور جب دونوں ایک دوسرے کا درد رکھتے ہیں تو وہ ہمدرد کہلاتے ہیں-

انسانی زندگی میں کئی نشیب و فراز آتے ہیں- عمر کے اعتبار سے بھی اور آفات سے بھی ہر انسان کو دکھ اور تکلیف پہنچتے ہیں بسا اوقات اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں سے بیمار پڑتا ہے کبھی حادثات کا شکار بھی ہوتا ہے یہ موقعہ اس کی دلجوئی اور دکھ درد میں شریک ہونے بلکہ اس کے کام آنے کا ہوتا ہے- آنحضرت ﷺ نے امن و سلامتی کے اوامر میں عیادت مریض کو اولیت دی ہے چنانچہ حضرت البراء بن عازبؓ سے جو حدیث بیان کی گئی ہے اس میں عیادت مریض کو سب سے پہلے بیان کیا ہے (بخاری کتاب الادب) اسی طرح مریض کی عیادت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب قرار دیا گیا ہے- (ترمذی)

آنحضرت ﷺ کا اسوۂ مبارک یہ تھا کہ آپ جب اپنے کسی رشتہ دار کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو اپنا دایاں ہاتھ مریض کے سر پر پھیرتے اور یہ دعا کرتے (مسلم کتاب السلام)

اے میرے اللہ! جو لوگوں کا رب ہے اس بیماری کو دور کردے اور اسے شفا دے کہ تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی اور شفا نہیں تو ایسی شفا دے جو بیماری کا کوئی اثر نہ رہنے دے- آنحضرت ﷺ ایک دفعہ حضرت ام علاءؓ کی عیادت کے لئے گئے اور انہیں تسلی دی حضرت ام علاءؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مرض کی وجہ سے خطائیں معاف کر دیتا ہے- آنحضرت ﷺ عیادت مریض میں کوئی امتیاز روا نہ رکھتے تھے چنانچہ ایک یہودی لڑکا جو آپ کا خادم تھا اس کی عیادت کو بھی تشریف لے گئے-

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ بھی اپنے آقا و مولیٰ محمد ﷺ کی اتباع میں مریضوں کی تیمارداری اور عیادت کے لئے تشریف لے جاتے انہیں دوا بھی دیتے اور تسلی بھی-

مہر حامد علی کی عیادت

حضرت مولانا شیخ یعقوب علی عرفانی...... ایڈیٹر الحکم لکھتے ہیں:- مہر حامد علی نہایت غریب مزاج تھا اس کا مکان فصیل قادیان سے باہر اس جگہ واقع تھا جہاں گاؤں کا کوڑا کرکٹ اور روڑیاں جمع ہوتی ہیں- سخت بدبو اور تعفن ہوتا تھا- اور زمین دار آدمی تھا خود اس کے مکان میں بھی صفائی کا التزام نہ تھا مویشیوں کا گوبر اور دوسری چیزیں اسی قسم کی پڑی رہتی تھیں اور سب جانتے ہیں کہ زمین دار کی یہ قیمتی متاع ہوتی ہے جس کو کھاد کے طور پر استعمال کرتا ہے بہرحال اسی جگہ وہ رہتا تھا وہ بیمار ہوا اور وہی بیماری اس کی موت کا موجب ہوئی حضرت اقدس متعدد مرتبہ اپنی جماعت مقیم قادیان کو لے کر اس کی عیادت کو تشریف لے گئے جب عیادت کو جاتے تو قدرتی طور پر بعض لوگوں کو اس تعفن اور بدبو سے سخت تکلیف ہوتی اور حضرت مسیح موعود بھی اس تکلیف کو محسوس کرتے اور بہت کرتے اس لئے کہ فطرتی طور پر یہ وجود نظافت اور نفاست پسند واقع ہوا تھا مگر اشارتاً "یا کنایتہً" نہ تو اس کا اظہار کیا اور نہ اس تکلیف نے آپ کو اس عیادت اور خبر گیری کے لئے تشریف لے جانے سے کبھی روکا- آپ جب جاتے تو اس سے بہت محبت اور دلجوئی کی باتیں کرتے اور اس کی مرض اور اس کی تکلیف وغیرہ کے متعلق بہت دیر تک دریافت فرماتے اور تسلی دیتے- مناسب موقعہ ادویات بھی بتاتے اور توجہ الی اللہ کی بھی ہدایت فرماتے تھے- وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ایک معمولی زمین دار تھا اور یہ کہنا بالکل درست ہے کہ آپ کے زمین داروں میں ہونے کی وجہ سے وہ گویا رعایا کا ایک فرد تھا- مگر آپ نے کبھی تفاخر اور تفوق کو پسند نہ فرمایا- اس کے پاس جب جاتے تھے تو اپنا ایک عزیز بھائی سمجھ کر جاتے تھے اور اس طرح پر اس سے باتیں کرتے اور اس کی مرض اور اس کے علاج کے متعلق اس قدر دلچسپی لیتے کہ دیکھنے والے صاف طور پر کہتے تھے کہ کوئی عزیزوں کی خبر گیری بھی اس طرح نہیں کرتا-"

(سیرت حضرت مسیح موعود جلد دوم صفحہ 172-173)

حضرت مولوی محمد الدین صاحب کی علالت اور تیمارداری

حضرت مولانا عرفانی صاحب نے حضرت مولوی محمد الدین صاحب کی علالت کا واقعہ تحریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس نے ان کی تیمارداری اور خبر گیری کے لئے کس قدر ایثار فرمایا- حضرت مولانا عرفانی صاحب لکھتے ہیں-

مولوی محمد دین صاحب بی- اے (علیگ) احمدی (مربی) امریکہ کے نام سے سب آگاہ ہیں مولوی صاحب نے ایک عرصہ تک رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹری کی اور سال ہا سال تک تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر اور بعد میں مینیجر رہے- وہ قادیان میں انٹرنس پاس کر کے آئے تھے اور پھر قادیان ہی کی تربیت میں انہوں نے بی- اے کی ڈگری علی گڑھ کالج سے حاصل کی- قادیان میں ان کو بیماری ہی لائی تھی اور صرف بیماری ہی جو جسمانی تھی حضرت مسیح موعود کی توجہ سے دور نہ ہوئی بلکہ آپ کے اخلاق کریمانہ اور توجہ باطنی نے انہیں پھر یہاں ہی کا کر دیا- اور وہ واپس نہ جاسکے- جب وہ اولاً آئے تھے تو ان کو ایک ناسور تھا جس کے علاج سے وہ تھک چکے تھے- قادیان میں رہتے ہوئے ان کو ایک مرتبہ طاعون ہو گیا حضرت اقدس نے ان کی تیمارداری کا ایسا انتظام فرمایا کہ حقیقت میں وہ انتظام مولوی صاحب کے والدین اور اعزہ بھی نہ کر سکتے- آپ نے ان کے لئے ایک خیمہ کھلی ہوا میں بطور سیگریگیشن کیمپ کے لگوا دیا- اور برادرم شیخ عبدالرحیم صاحب کو خصوصیت کے ساتھ ان کی تیمارداری کے لئے مقرر فرمایا جنہوں نے آپ کے حکم کی تعمیل و اطاعت کا وہ نمونہ دکھایا کہ باوجودیکہ طاعونی حملے کی اس شدت میں رشتہ دار اور والدین تک طاعونی مریضوں سے بھاگنے لگے تھے اپنے ایک بھائی کی عیادت و خبر گیری میں وہ کمال ایثار و قربانی کا دکھایا کہ جب تک کوئی پاک روح کسی کے قلب کو ہر قسم کے خطرات و وساوس سے پاک نہ کر دے یہ کیفیت پیدا نہیں ہو سکتی- حضرت اقدس روزانہ دو تین مرتبہ خاص طور پر مولوی محمد دین صاحب کی خبر منگواتے اور اپنے ہاتھ سے دوائی تیار کر کے بھیجتے- یہ تو اسباب کے ماتحت آپ کی عملی توجہ تھی- اس کے ساتھ آپ نے ان کے لئے جو دعائیں کی ہوں گی ان کا اندازہ مشکل سے ہو سکتا ہے- جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی صاحب اس حملہ میں محفوظ رہے اور خدا تعالیٰ نے ان کو سلسلہ کا ایک مفید و مخلص خادم بنا دیا-"

(ایضاً" صفحہ 174-175)

حضرت اقدس کے کریمانہ سلوک کا اعجازی اثر

حضرت مولانا عرفانی صاحب فرماتے ہیں:-

"یہ اخلاقی اعجاز انہوں نے اور پاس والوں نے اپنی آنکھ سے دیکھا اور دیکھنے والوں کو اب تک یاد ہے مولوی صاحب نے خود اپنے واقعہ کو نہایت مختصر الفاظ میں لکھا ہے اور یہ ذاتی شہادت ہے جو بہت ہی مؤثر اور مؤقر ہوتی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں-

"1901ء میں سخت بیمار ہو گیا قریباً ایک سال سے زائد عرصہ تک ڈاکٹروں اور حکیموں کا علاج کرنا پڑا لیکن مجھے کچھ فائدہ نہیں ہوا ان دنوں میں حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کر رہا تھا مجھے میرے مکرم و معظم و محسن بزرگ منشی تاج الدین صاحب مرحوم پنشنر اکاؤنٹنٹ نے قادیان آنے کا مشورہ دیا- مجھے سٹیشن پر آکر گاڑی میں خود سوار کر کے گئے- میں قادیان پہنچا اور پہلے پہل میں نے حضرت مسیح موعود کو جمعہ کی نماز پڑھ کر (البیت) سے نکلتے ہوئے دیکھا میری طبیعت نے فیصلہ کیا کہ یہ منہ تو جھوٹے کا نہیں ہو سکتا- بعد میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی بیماری کا حال سنایا- آپ نے میرا ناسور دیکھ کر حیرانگی کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کا رخ دل کی طرف ہو گیا ہے- مجھے فرمایا کہ اس کے لئے دوا کی نسبت دعا کی ضرورت زیادہ ہے- مجھے بتلایا کہ (البیت) مبارک میں ایک خاص جگہ بیٹھنا میں خود تمہیں حضرت مسیح موعود سے ملاؤں گا اور تمہارے متعلق دعا کے لئے عرض کروں گا میں اس دریچہ کے پاس بیٹھ گیا جہاں سے حضرت مسیح موعود (البیت) میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لایا کرتے تھے-حضرت مولوی صاحب بڑھے اور مجھے پکڑ کر حضرت صاحب کے سامنے کر دیا- میرے مرض کے متعلق صرف اتنا کہا کہ بہت خطرناک ہے میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کا چہرہ ہمدردی سے بھرا ہوا تھا- مجھ سے حضور نے دریافت کیا کہ "یہ تکلیف آپ کو کب سے ہے" میں تیرہ ماہ سے اس دکھ میں مبتلا تھا- لوگ آرام کی نیند سویا کرتے تھے لیکن مجھے درد چین نہیں لینے دیتی تھی اس لئے میں اپنے مکان کے بالاخانہ پر ٹہلا کرتا تھا- اور میرے اردگرد سونے والے خواب راحت میں پڑے ہوتے تھے- میں نے مہینوں راتیں رو کر اور ٹہل کر کاٹی ہوئی تھیں- حضرت کے ان ہمدردانہ و محبت آمیز کلمات نے چشم پر آب کر دیا- شکل تو دیکھ چکا تھا- اتنے بڑے انسان کا مجھ ناچیز کو "آپ" کے لفظ محبت آمیز و کمال ہمدردانہ لہجہ میں مخاطب کرنا ایک بجلی کا اثر رکھتا تھا- میں اپنی بساط کو جانتا تھا میری حالت یہ تھی- محض ایک لڑکا میلے اور پرانے دریدہ وضع کپڑے- چھوٹے درجہ و چھوٹی قوم کا آدمی میرے منہ سے لفظ نہ نکلا سوائے اس کے کہ آنسو جاری ہو گئے- حضرت نے یہ حالت دیکھ کر سوال نہ دہرایا مجھے کہا کہ "میں تمہارے لئے دعا کروں گا فکر مت کرو- انشاء اللہ اچھے ہو جاؤ گے" مجھے اس وقت اطمینان ہو گیا کہ اب اچھا ہو جاؤں گا- پھر میں حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں آیا تو صرف آپ نے ذرہ بھر خوراک جدوار کی میرے لئے تجویز فرمائی اور اتنی مقدار مجھے کہا کہ پتھر پر گھس کر اس ناسور پر لگا دیا کروں- تھوڑے ہی عرصہ میں مجھے افاقہ ہو گیا اور ایک مہینہ میں اچھا ہو گیا- یہ پہلا واقعہ ہے کہ مجھے حضرت سے ملنے کا اتفاق ہوا- اور میری خوش قسمتی مجھے بیمار کر کے قادیان میں لے آئی- چنانچہ میں نے وطن کو خیرباد کہہ کر قادیان کی رہائش اختیار کر لی- اس کے بعد میری شامت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعمال مجھ پر سوار ہوئی حضرت نے لکھا کہ جو شخص سچے دل اور پورے اخلاص کے ساتھ تقویٰ کی راہ پر قدم مارتا ہے اور آپ کا سچا مرید ہے اس کو طاعون نہ چھوئے گی۔ لیکن میں ہی نابکار نکلا جو احمدیوں میں سے طاعون میں مبتلا ہوا حالانکہ ہندوؤں اور غیر احمدیوں میں سے پچیس پچیس آدمی روز مرے۔ لیکن باوجود اس امر کے کہ میرا وجود "بدنام کنندہ نکونامے چند" تھا۔ تاہم حضرت کی خدمت میں مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے عرض کیا کہ اس کا باپ بھی اس کو لینے آیا تھا لیکن اس نے قادیان چھوڑنا پسند نہیں کیا۔ حضرت نے باوجود اس سخت کمزوری کے میرے لئے دعا کی اور دوا بھی خود ہی تجویز فرمائی چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ حضور خود کمال مہربانی سے اپنے ہاتھوں روزانہ دوائی تیار کر کے بھیجتے ہیں اور دو تین وقت روزانہ میری خبر منگواتے' یہ کمال شفقت ایک گمنام شخص کے لئے جو نہ دنیوی اور دینی لیاقت رکھتا نہ کوئی دینی یا دنیوی وجاہت ایک ادنیٰ اور ذلیل خادموں میں سے تھا۔ میرا ایمان ہے کہ میں آپ کی دعاؤں سے ہی بچ گیا ورنہ جن دنوں میں بیمار رہا طاعونی مادہ ایسا زہریلا تھا کہ شاذ ہی لوگ بچتے تھے۔ میرے لئے یہ اخلاق کریمانہ قولی اور فعلی ایسے تھے کہ نقش کالحجر۔ مجھے یہ محبت و شفقت اپنے گھر میں ڈھونڈھنے سے بھی نہ ملی تھی اس لئے میں تو گرویدہ حسن و احسان ہو گیا۔ اب میری یہی دعا ہے کہ میرا انجام بخیر ہو جائے۔ میں اپنے اس محسن و محبوب سے مر کر بھی جدا نہ ہوں۔ آمین یا رب العالمین"

(ایضاً" ص 175 تا 177)

حضرت مولانا عرفانی صاحب کی علالت اور حضرت اقدس کا مشفقانہ سلوک

حضرت مولانا عرفانی صاحب جب ایک سفر کے موقعہ پر بیمار ہوئے تو حضرت اقدس کی تیمارداری کی روئیداد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"آغاز 1898ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو توفیق دی کہ میں ہجرت کر کے قادیان آگیا اور دنیا کی بہتری کی آئندہ امیدوں کو جو ملازمت کے سلسلہ سے وابستہ تھیں خدا کی رضا کے لئے میں نے چھوڑ دیا۔ الحکم (جو امرتسر میں جاری کیا گیا تھا اور جس کا مستقل ہیڈ کوارٹر لاہور تجویز کیا گیا تھا) قادیان میں منتقل کر لیا۔ اس سال کے آخر میں حضرت مسیح موعود نے 21۔ نومبر 1898ء کو ایک اشتہار مولوی محمد حسین بٹالوی اور اس کے دو ہمراز رفیقوں زٹلی اور تبتی کے متعلق شائع کیا۔ مولوی محمد حسین نے خوفزدہ ہو کر آغاز دسمبر 1898ء میں اسلحہ خود حفاظتی کے لئے ایک درخواست دی اور بٹالہ کے سب انسپکٹر نے (جو ان ایام میں سخت مخالف تھا۔ اور خدا کے عظیم الشان نشانات میں سے یہ امر ہے کہ اس کا خاندان اب ایک نہایت ہی مخلص احمدی خاندان ہے جو سلسلہ کے لئے ہر ایک قربانی میں اپنی سعادت سمجھتا ہے الھم زد فزد۔ اور یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آخر میں سب انسپکٹر موصوف نے ایک زبردست نشان دیکھ کر مخالفت سے توبہ کر لی تھی۔ عرفانی) ان حالات میں زیر دفعہ 107 حفظ امن کی ضمانت کے لئے رپورٹ کی تھی اور اس طرح پر مولوی محمد حسین والا مقدمہ شروع ہو گیا۔ اس کی ایک تاریخ پیشی پر حضرت اقدس کو پٹھان کوٹ جانا پڑا مجھے ہمرکابی کا شرف حاصل تھا۔ رات کو میں یکایک سخت بیمار ہو گیا۔ درد معدہ کا حملہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی پیشاب پاخانہ بھی بند ہو گیا۔ میں جس کمرہ میں سویا ہوا تھا اس میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تھے۔ میں ان کی نزاکت طبع سے واقف تھا۔ ان کے آرام کا خیال کر کے میں ہائے تک منہ سے نہ نکال سکتا تھا اور درد ہر آن بڑھتا جاتا تھا۔ آخر میں نہایت تنگ ہو کر دوسرے کمرے میں جو اس کے ساتھ ہی تھا جہاں حضرت مولانا نورالدین صاحب سوئے پڑے تھے آیا اور ان کے پہلو میں اس امید سے لیٹ گیا۔ کہ وہ کروٹ بدلیں تو عرض کروں چنانچہ انہوں نے کروٹ بدلا تو میں نے کہا ہائے میری یہ آواز حضرت کے کان میں بھی پہنچی جو اس کے ساتھ کے کمرے میں استراحت فرما تھے۔ قبل اس کے کہ مولوی صاحب اٹھتے حضرت اقدس فوراً اٹھ کر تشریف لے آئے اور پوچھا میاں یعقوب علی کیا ہوا؟ ان الفاظ میں محبت اور ہمدردی کا ایک ایسا نشہ تھا کہ میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ حضرت کی آواز کے ساتھ ہی حضرت حکیم الامت اور دوسرے احباب اٹھ بیٹھے۔ میں نے اپنی حالت کا اظہار کیا تو حضرت مولوی عبدالکریم جیسا نازک طبیعت اور معذور بزرگ مجھ کو دبانے کے لئے بیٹھ گیا۔ اب صبح ہو رہی تھی اور تمام قافلہ قادیان کو روانہ ہو رہا تھا۔ جوں جوں وقت قریب آتا جاتا میری جان گھٹی جا رہی تھی مگر حضرت کو خاص طور پر توجہ تھی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور یا تو مجھے ساتھ لے جائیں یا لاہور پہنچا دیں۔ میں درد سے اس قدر بے قرار تھا اور میری حالت ایسی نازک معلوم ہوتی تھی کہ گویا موت اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ آپ میری گھبراہٹ پر بار بار تسلی دیتے اور فرماتے کہ نہیں میں انتظام کر کے جاؤں گا اور تم کو آرام آجائے گا اور اگر کہو گے تو میں آج نہیں جاؤں گا۔

میں آپ کی اس شفقت و عنایت کو دیکھتا اور شرمندہ ہوتا تھا آخر قرار پایا کہ حکیم فضل دین صاحب اور میاں اللہ دیا جلد ساز لودہانہ کو میرے پاس چھوڑا جاوے اور باقی قافلہ قادیان کو روانہ ہو جائے۔ روانگی کے وقت تک مجھ کو ایک دو اجابت ہو کر کچھ آرام ہو چلا تھا۔ آپ نے حکیم صاحب کو خاص طور پر تاکید کی کہ دیکھو! کوئی تکلیف نہ ہو اور آپ نے ایک خاص رقم حکیم صاحب کے حوالہ کی تاکہ کوئی دقت نہ ہو اور جب مجھے آرام ہو جائے تو قادیان لے کر آویں چنانچہ دوسری گاڑی کی روانگی تک اگرچہ میں اس قابل تو نہ تھا کہ قادیان کو روانہ ہو سکوں مگر میرے لئے وہاں ٹھہرنا بھی موت سے کم نہ تھا۔ اس لئے میں حکیم صاحب اور میاں اللہ دیا صاحب کے ہمراہ قادیان کو چلا آیا۔ قادیان پہنچنے پر مجھے دو دن تک تکلیف اور ضعف رہا۔ حضرت اقدس برابر دریافت فرماتے رہے اور ہر طرح تسلی اور اطمینان دلاتے رہے۔"

(ایضاً" صفحہ 177 تا 179)

اس واقعہ میں حضرت اقدس کے جوش ہمدردی اور خدام پر شفقت کا کتنا اعلیٰ نمونہ ہے۔ حضرت اقدس کا یہ کریمانہ خلق بلا تفریق ادنیٰ و اعلیٰ اور نہ بلالحاظ مذہب و ملت کے ہر ایک کے ساتھ تھا۔

پیرا پہاڑیا کی تیمارداری

حضرت اقدس کی خدمت خلق بڑی وسیع تھی۔ حضرت مولانا عرفانی صاحب پیرا پہاڑیا کی تیمارداری کا واقعہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

حضرت مسیح موعود کے خادموں میں ایک شخص پیرا پہاڑیا تھا جو ضلع کانگڑہ کا باشندہ تھا۔ وہ آپ کی بعثت اور ماموریت سے پہلے قادیان میں آیا اور حضرت اقدس کی خدمت میں بحیثیت ایک خادم کے رہنے لگا۔ اس کی حالت ایک نیم وحشی کی سی تھی۔ وہ ہر ایک قسم کے آداب اور انسانیت کے معمولی لوازم سے بھی ناواقف تھا۔ مگر حضرت اقدس کو کبھی اس پر ناراض ہونے کا موقعہ نہ ملا۔ یہ امر میں کسی دوسرے موقعہ پر شائد ذکر کروں گا۔

بیمار ہو گیا اور اسے طاعون ہوا۔ اس کو حسب دستور سیگریگیشن کیمپ میں پہنچا دیا گیا۔ حضرت اقدس نے خان صاحب اکبر خان صاحب سنوری کو خصوصیت سے اس کی تیمارداری اور ضروری انتظام متعلق علاج کے لئے مقرر کیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں ڈاکٹر قاضی محبوب عالم صاحب جے پور سے نہایت اعلیٰ درجہ کا عرق کیوڑہ بھیجا کرتے تھے۔ اور ایک کافی مقدار حضرت صاحب کے پاس موجود تھی۔ یہ عرق نہایت قیمتی ہوتا تھا۔ آپ نے اس کی بوتلیں خان صاحب کے سپرد کیں اور چند ہدایات دیں جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ اس کی گلٹی پر جونکیں لگوا دیں اس کے علاج میں کسی خرچ کا مضائقہ نہ کیا جاوے۔ بار بار اس کی خیریت کی خبر دریافت کرتے تھے۔

خان صاحب نے جونکوں والے کو تلاش کیا مگر وہ جونکیں مہیا نہ کر سکا۔ اس طرح پر اس حکم کی تعمیل نہ ہوئی۔ خان صاحب نے خیال کیا کہ دوسرے وقت انتظام ہو جائے گا۔ مگر نہ ہوا غفلت ہو گئی۔ پیرا کی موت مقدر تھی اور تقدیر مبرم تھی وہ فوت ہو گیا۔"

(ایضاً" صفحہ 180-181)

حضرت عرفانی صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس نے خان اکبر خان صاحب کو جونکیں نہ مہیا کرنے پر سخت خفگی کا اظہار کیا۔ اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت اقدس ایک عام آدمی کی تیمارداری میں کتنا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت اور تیمارداری

حضرت اقدس کے جید رفیق فاضل اجل کی آخری علالت اور تیمارداری کا حال لکھتے ہوئے حضرت مولانا عرفانی صاحب لکھتے ہیں:-

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اگست 1905ء کے تیسرے ہفتہ میں یکایک بیمار ہوئے۔ اور ایک چھوٹی سی پھنسی بین الکتفین ظاہر ہوئی جو بالآخر کاربنکل تشخیص ہوئی۔ اتفاق سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب تین ماہ کی رخصت لے کر آئے تھے۔ انہوں نے مکرمی ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب کی مدد سے آپریشن کیا۔ متعدد مرتبہ آپریشن کی ضرورت پیش آئی اور بعض اوقات سخت نازک حالت ہو گئی۔ اور ایسی نوبت آئی کہ اس سے جانبر ہونا طبی فتویٰ کی رو سے ناممکن تھا۔ مگر حضرت اقدس کی دعاؤں کے طفیل وہ جانبر ہو گئے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے علاج کے لئے تمام ممکن ذرائع اختیار کئے گئے۔ آپریشن ہوا۔ حضرت اقدس کی جو کیفیت تھی حضرت مولانا عرفانی صاحب لکھتے ہیں:-

"حضرت اقدس گھڑی گھڑی مولوی صاحب کا حال دریافت کرتے تھے۔ آپ کی خدمت میں ان کی نازک حالت کی اطلاع دی گئی تو اس کی خبر سننے سے جیسے کہ ایک حقیقی غم گسار اور سچے مشفق کو صدمہ ہوتا ہے آپ کو صدمہ محسوس ہوا اور جیسے کہ والدین کو اپنے عزیز بیٹے کے لئے ایک تڑپ اور اضطراب ہوتا ہے واللہ کہ ہم نے اس سے زیادہ مسیح موعود میں اپنے روحانی فرزند کے لئے پایا۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے۔ کچھ مشک لائے۔ فرمایا کہ مولوی صاحب کو دو۔ پھر آپ دعا میں مشغول ہو گئے۔ کہا کہ ہمارے پاس سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے اور فرمایا کہ خدا کے فضل سے ناامید نہ ہونا چاہئے۔ وہ چاہے تو مردہ میں جان ڈال دے اس کو سب قدرت ہے مشک بھی دیا گیا۔ پیشتر اس کے اس سے بہت زیادہ طاقتور ادویہ دی جا چکی تھیں۔ بلکہ جلد میں بذریعہ ہائی پوڈرمک سرنج Hypodermic Syringe (یعنی باریک پچکاری) دی جا چکی تھی کچھ اثر نہ ہوا تھا۔ مگر میں

اس بات کا شاہد ہوں اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب گواہ ہیں کہ ادھر حضرت مسیح موعود نے دعا کے لئے سجدہ میں سر رکھا اور ادھر مولوی صاحب کی حالت جو نہایت خطرناک تھی اصلاح پکڑنے لگی۔ اور ابھی حضرت دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ نبض بالکل درست اور طاقتور ہو گئی جیسے کہ کبھی کوئی ضعف نہ تھا۔ اس وقت ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے منہ سے بے اختیار یہ کلمہ نکلا کہ ان کی نبض کا درست ہونا ایک معجزہ ہے۔

"میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اس حالت کے

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ملک سلطان احمد صاحب

چوہدری محمد افضل خاں صاحب

محترم چوہدری محمد افضل خاں صاحب امیر جماعت ضلع حافظ آباد' چوہدری جہان خاں صاحب مانگٹ کے بیٹے تھے۔ چوہدری جہان خاں صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء میں شامل تھے۔ محترم چوہدری افضل خاں صاحب بہت عرصہ مقامی صدر جماعت مانگٹ اونچا رہے۔ پھر بعد میں امیر ضلع حافظ آباد مقرر ہوئے۔ محترم چوہدری صاحب خود بھی اور احباب جماعت کو عبادات کے قیام کی پوری کوشش کرتے ست احباب سے ملتے اور نرمی اور محبت سے نمازوں کی طرف توجہ دلاتے۔ محترم چوہدری صاحب کو قریب سے دیکھا۔ سچی اطاعت کا جذبہ تھا۔ ہر تحریک پر جو پیارے امام کی طرف سے جاری ہوتی پورے جذبہ اور لگن سے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے۔ اس سلسلہ میں قریب سے قریب رشتہ دار کی پرواہ نہ کرتے۔

یہ بھی دیکھا ہمیشہ انکسار اور عاجزی کو اختیار کیا۔ کبھی بھی تکبر یا بڑائی کا اظہار نہیں کیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور احباب جماعت کو بھی مالی قربانی کے میدان میں آگے لانے کی کوشش کرتے۔

مہمان نوازی کا جذبہ بہت بلند تھا۔ اور اکثر دیکھا گیا مہمان خانہ میں آکر خاموشی سے بیٹھ جاتے اور اپنے خادم نوکروں کا جائزہ لیتے کہ مہمانوں کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں۔ مانگٹ اونچا میں چند گھر تھے جو ایک ایک ماہ مہمان نوازی کرتے۔ جب چوہدری محمد افضل خاں صاحب کا مہینہ آتا آپ نوکروں کو بھی خاص توجہ دلاتے اور گھر میں بھی خاص ہدایت کرتے ہر مہمان کا خواہ وہ غریب ہے یا امیر ہے۔ خاص خیال رکھا جائے۔ محترم چوہدری صاحب بطور خاص مرکزی مہمانوں کا بہت احترام اور خیال رکھتے۔

خاکسار 1971ء تا 1975ء تک معلم وقف جدید رہا اس دوران چوہدری صاحب کے پاس ایک اعلیٰ قسم کا تانگہ گھوڑا رکھا ہوا تھا۔ مجھے کئی دفعہ فرماتے جماعتی کاموں کے لئے پہلے اور ذاتی کاموں کے لئے بعد میں۔ اور فرماتے انشاء اللہ وہ وقت بھی آجائے گا جب گاڑیاں بھی خدا دے گا۔ اب جب خاکسار ان کی وفات پر تعزیت کے لئے گیا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی میں ہی یہ خواہش بھی پوری کردی۔

دعوت الی اللہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے دعوت الی اللہ کے میدان میں بھی بہت کوشش کرتے اور آئے دن جماعتی پروگرام 'اجلاس' مجلس مذاکرہ وفود کا مرکز لے جانا۔ اور علاقہ میں دورہ جات وغیرہ ہوتے رہتے۔ مرکز ربوہ سے نمائندے تشریف لاتے رہتے۔ ضلعی اور ڈویژنل سطح پر بعض دفعہ پروگرام بنتے۔

محترم چوہدری صاحب گو ان پڑھ تھے۔ صرف دستخط وغیرہ کر سکتے تھے۔ لیکن اپنے اخلاص سچی اطاعت کی روح کے ساتھ جماعتی کاموں کو سرانجام دیتے۔ خداداد صلاحیت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت ڈال دیتا۔

خاکسار 1974ء میں مانگٹ اونچا میں ہی تھا۔ 7- ستمبر سے پہلے ہی یہ اندازہ ہو گیا کہ کیا فیصلہ ہونے والا ہے محترم چوہدری صاحب نے چند دن پہلے ہی مختلف انتظام شروع کر دیئے۔ خاص کر بیوت الذکر اور دوسری جگہوں پر پہرے کا انتظام منظم طور پر قائم کیا۔ جب 7- ستمبر کو فیصلہ ہوا ضلعی انتظامیہ کی طرف سے ایک پولیس کا مختصر دستہ امن اور حفاظت کی خاطر مانگٹ اونچا پہنچا محترم چوہدری صاحب نے خاص شکریہ ادا کرتے ہوئے پولیس کو واپس بھجوا دیا۔ اور ان کو بتایا کہ ہم خدا تعالیٰ کی مدد اور تائید کے ساتھ اپنی حفاظت کا خود انتظام کریں گے۔ شرپسندوں نے مانگٹ اونچا پر حملہ کا پروگرام بنایا ہوا تھا۔ اسی سلسلہ میں سرکاری اہلکاروں کی ایک بہت بڑی میٹنگ ہوئی۔ جس میں دیہاتوں کے نمائندے بلائے ہوئے تھے۔ محترم چوہدری محمد افضل خاں صاحب ان تمام حالات سے پوری طرح آگاہ تھے۔ اس میٹنگ میں ایک نمائندہ جو دلی طور پر محترم چوہدری محمد افضل صاحب کی عزت کرتا تھا۔ اس نے بتایا۔ جب یہ مشورے ہونے شروع ہوئے کہ مانگٹ اونچا پر کن ذرائع سے حملہ کیا جائے تو وہ نمائندہ بولا۔ مانگٹ اونچا کے صدر صاحب نے جو نظام قائم کر رکھا ہے۔ آپ لوگوں کو مانگٹ اونچا کی حدود میں داخل ہونا ہی مشکل ہے کجا یہ کہ حملہ کریں۔

قافلہ کی صورت میں جلسہ سالانہ میں شمولیت

ہر سال جلسہ سالانہ ربوہ کے لئے سپیشل بسوں کا انتظام کیا جاتا جس میں احمدی احباب کے علاوہ مہمان احباب بھی کثرت سے شامل ہوتے محترم چوہدری صاحب بھی اس قافلہ کے ساتھ ہوتے۔ جہاں تک خاکسار کو یاد پڑتا ہے 1975ء کے جلسہ سالانہ پر سپیشل بسوں کا انتظام کیا بستر اور دیگر مہمان وغیرہ گاؤں سے باہر نکلنے شروع ہوئے۔ عین اس موقعہ پر بسوں کے مالکان نے انکار کر دیا کہ ہمیں دھمکی ملی ہے کہ اگر تم بسوں پر مسافروں کو ربوہ لے گئے تو تمہاری بسیں اور تم کو ختم کر دیا جائے گا۔ وقتی طور پر پریشانی ہوئی۔ بغرض دعا اور حالات کی آگاہی افسر صاحب جلسہ سالانہ ربوہ کو ایک نوجوان کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ اور محترم چوہدری محمد افضل خاں صاحب نے 2 گھنٹہ کے اندر اندر متبادل انتظام کر لیا۔ اور جماعت کے احباب اور مہمان خیر و عافیت سے ربوہ پہنچ گئے۔ اس دوران جو اطلاع افسر صاحب جلسہ سالانہ کو بھجوائی گئی وہ فوری طور پر حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں پہنچ گئی حضور انور نے ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی محترم مولانا احمد خاں صاحب نسیم کو طلب فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اگر جماعت کو سفر کرنے میں پریشانی ہو تو مرکزی طور پر انتظام کیا جائے۔ اور جب خیریت سے احباب ربوہ پہنچ جائیں صدر جماعت اور معلم وقف جدید دفتر میں حاضر ہو کر تفصیلی رپورٹ پیش کریں۔ ربوہ جب خیریت سے پہنچے تو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خاکسار اور محترم چوہدری صاحب نے تفصیلی رپورٹ حضور انور کی خدمت میں پیش کی۔

واقفین کے ساتھ حسن سلوک

محترم چوہدری صاحب واقفین کی بہت عزت کرتے۔ جو بھی مربیان یا معلمین تشریف لاتے۔ دلی طور پر عزت اور احترام کرتے خاکسار کی جب تقرری ہوئی تو وہاں کوئی کوارٹر وغیرہ نہیں تھا۔ کچھ عرصہ بعد چوہدری صاحب نے بہت بہتر اور اچھے مکان کا انتظام کر دیا۔ جماعتی طور پر چوہدری صاحب کا تعاون مثالی تھا۔

غریب پروری

مقامی طور پر اور حلقہ میں غریب پروری خفیہ بھی اور ظاہر بھی کرتے رہتے۔ اگر کسی غریب پر کوئی زیادتی کرتا تو پوری ہمت کے ساتھ غریب کا ساتھ دیتے۔

نظام سلسلہ کی اطاعت

محترم چوہدری صاحب نظام سلسلہ کی سچی تابعداری کرتے ایک مثال عرض کرتا ہوں۔ مرکز ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانہ میں گھوڑ دوڑ جاری ہوئی۔ اور مختلف اضلاع سے گھوڑ دوڑ کے لئے گھوڑے اور سوار مرکز ربوہ تشریف لاتے جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے سب سے زیادہ گھوڑے اور سوار مانگٹ اونچا سے آتے ایک سال شاید 1973ء کا سال تھا مختلف اضلاع سے گھوڑے آئے۔ ان کا انتظام تعلیم الاسلام ہائی سکول اور ہوسٹل میں کیا گیا۔ وہاں گھوڑ سواروں میں کسی بات پر جھگڑا کی صورت پیدا ہو گئی۔ رات کا وقت تھا ہمارے موجودہ پیارے امام انتظامی سربراہ تھے۔ بعض گھوڑ سوار رات گیارہ بجے موجودہ حضور انور کی کوٹھی پر چلے گئے۔ اور اپنا مسئلہ پیش کیا حضور نے بڑے پیار سے فرمایا۔ انشاء اللہ صبح بہتر فیصلہ ہو گا۔ اب سکون سے جائیں سوئیں۔ اور کھانا بھی کھائیں اور گھوڑوں کو چارہ بھی ڈالیں۔ اس دوران چوہدری محمد افضل خاں صاحب اور خاکسار لنگر خانہ میں تھے۔ کسی طرح چوہدری صاحب کو رات کو علم ہو گیا۔ گھبرائے ہوئے لنگر خانہ سے اٹھے اور مجھے بھی ساتھ لیا۔ وہاں ہوسٹل ہائی سکول گئے وہاں پر بڑے جلال سے سب گھوڑ سواروں کو کہا خبردار یہاں کسی قسم کی نظام سلسلہ کی خلاف ورزی نہیں ہو گی۔ گھوڑوں کو چارہ بھی ڈالیں اور جن سواروں نے کھانا نہیں کھایا وہ کھانا بھی کھائیں اپنی نگرانی میں سارا کام کیا۔ بڑے دکھ کے ساتھ کہنے لگے تکبر اور بڑائی کی ضرورت نہیں۔ یہاں عاجزی اور انکساری کی ضرورت ہے آپ کے اپنے قریبی عزیز اور بچے تھے انکو بہت ناراض ہوئے۔ اور موجودہ حضور انور کو چوہدری صاحب نے رپورٹ دی ہمارے گھوڑ سواروں کا جھگڑا وغیرہ میں کوئی حصہ نہیں اور اگر کسی نے حصہ لیا ہے تو ہم معافی چاہتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں رپورٹ ہونے سے پہلے ہی امام وقت کی ناراضگی سے جماعت مانگٹ اونچا اور تمام گھوڑ سوار بچ گئے۔ اور یہ ساری کوشش محترم چوہدری محمد افضل خاں صاحب کے بروقت قدم اٹھانے سے ہوئی۔

خاموش طبیعت

محترم چوہدری صاحب سنتے زیادہ تھے اور بولتے کم تھے اور جب بولتے تھے مختصر اور بامقصد بات کرتے۔ درویشانہ طبیعت تھی اور سادہ لباس زیب تن رکھتے تقریباً ہمیشہ پگڑی سر پر رکھتے حتی الوسع انکی کوشش ہوتی کہ انکی ذات سے کسی کو دکھ نہ پہنچے۔ خدا تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔

تو تو محض ایک پتھر ہے

کامل اطاعت میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ یہ حکم کیوں دیا گیا۔ یا یہ عمل کیوں کیا گیا۔ بس یہی کافی ہوتا ہے کہ یہ میرے آقا کا حکم ہے۔ یہ میرے محبوب کا فعل ہے۔ جس کی پیروی کرنے میں ہی سعادت ہے۔ اور برکت ہے۔ اطاعت میں دیوانگی چاہئے۔ اطاعت عقل کے معیار پر پرکھ کر نہیں کی جاتی۔

عاقل کا یہاں کچھ کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ طواف کعبہ کرتے ہوئے حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دینے کے بعد فرمایا۔

یعنی یقیناً میں جانتا ہوں کہ تو تو محض ایک بے جان پتھر ہے تو نہ کسی کو ضرر پہنچا سکنے کی طاقت رکھتا ہے۔ نہ ہی کسی کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

(بخاری کتاب المناسک باب ذکر فی حجر اسود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ کتب

الطّریق

نام کتاب: الطریق
مصنف: ابولوذع
صفحات: 97
قیمت: 20 روپے
ملنے کا پتہ: افضل برادرز، شکور بھائی، رؤف بکڈپو ربوہ۔

ترتیل القرآن کے موضوع پر قاعدہ مرتب کرنے اور اس کے ذریعے سے قرآن کریم صحیح تلفظ سے پڑھنے کی مفید مہم میں اہم خدمات بجا لانے کے بعد حافظ ابولوذع نے اب الطریق الی تدبر القرآن المجید یعنی اسلوب فہم قرآن کے نام سے ایک کتاب مرتب کی ہے۔ الطریق نامی اس کتاب کا مقصد اس کے سرورق پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی صورت میں درج ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ "ہر احمدی کو اپنی صلاحیت کی حد تک ترجمے کے واسطے سے نہیں، بلکہ براہ راست عربی متن کو سمجھنا چاہئے" کتاب کے سرورق پر ہی یہ بھی درج ہے کہ یہ کتاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر عمل کے لئے راہنمائی فراہم کرتی ہے۔

اس کتاب کے 40 اسباق ہیں جن میں عربی گرامر کے اہم موضوعات آسان زبان میں قرآنی مثالیں دے کر واضح کئے گئے ہیں۔ اسباق کی وضاحت کرتے ہوئے یہ طریق اختیار کیا گیا ہے کہ ابتداء میں متعلقہ سبق کی تفاصیل بیان کی ہیں پھر مشق درج ہے اور آخر میں تعارف دیا گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ طریق عام طریق سے ہٹ کر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سبق کی مثالیں اور مشق سامنے آجائے اور پھر تعارف سمجھایا جائے تو آسانی سے سمجھ آجاتی ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے ایک چیز سامنے دکھا کر اس کا تعارف کروایا جائے۔

کتاب کے تعارف کے طور پر مکرم جمیل الرحمان رفیق صاحب نے لکھا ہے۔ "اس میں عربی قواعد کو ہلکے پھلکے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ قواعد کی وضاحت میں زیادہ تر مثالیں قرآن کریم ہی سے لی گئی ہیں۔ خاکسار کے نزدیک قرآن کریم کو براہ راست عربی سے سمجھنے کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے۔"

الطریق کے آخر میں ایک تتمّہ دیا گیا ہے جس میں عربی زبان کے استعمال کے لحاظ سے قرآن کریم کی آیات کی خوبیوں اور عظمتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں جو عنوانات قائم کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔ الفاظ کا چناؤ اور برمحل استعمال، الفاظ میں حروف کی کمی بیشی، الفاظ کی اندرونی ترکیب میں تغیر کے ذریعہ مضمون کا بیان، بعض الفاظ کا خاص انداز میں استعمال اور مخصوص کیفیت کی عکاسی۔ کتاب کے آخر پر ایک فرہنگ دی گئی ہے جس میں کتاب میں استعمال ہونے والی تمام اصطلاحات اور مشکل الفاظ کے تفصیلی معانی بیان کردیئے گئے ہیں۔

یہ کتاب سیدنا حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کی بھی ایک رنگ میں تعمیل ہے کہ عربی کی تعلیم کے بدوں قرآن کریم کا مزا نہیں آتا۔ خدا کرے کہ اس کتاب سے فائدہ اٹھانے والا قرآن کریم کی لذتوں سے حصہ پانے والا بنے اور قرآن کریم کو زیادہ بہتر طور پر سمجھ کر اپنی دنیا اور اپنا دین دونوں سنوار سکے۔ آمین

(ی۔ س۔ ش)

سید ظہور احمد شاہ صاحب

شور- آلودگی کا ایک اور سبب

ماحولیاتی آلودگی کے سلسلے میں عام طور پر ہوا۔ پانی۔ خوراک۔ زمین کا ذکر تو ہوتا ہے لیکن ہمارے ملک میں یا یوں کہیئے کہ تمام تیسری دنیا میں جہاں جہالت اور کم علمی کا دور دورہ ہے شور کی آلودگی کو اس لسٹ میں شمار نہیں کیا جاتا حالانکہ شور کا اثر انسانی اعصاب پر بہت زیادہ ہوتا ہے اور اس آلودگی کے بڑھنے سے بہت ساری پریشانیوں اور بیماریوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ پر ترقی یافتہ ممالک میں اس آلودگی کو ضروری اہمیت دی جاتی ہے اور لوگوں کی زندگی زیادہ پرسکون ہو جاتی ہے جس سے انسانی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ ایسے ترقی یافتہ ملکوں میں شہروں کے اندر اور باہر ایسے آلات نصب کئے جاتے ہیں جن سے اس آلودگی کا درجہ ناپا جاسکے اور جہاں بھی یہ انسانی صحت اور ماحول کو خراب کرنے کا باعث بننے لگے اس کا مداوا کیا جاتا ہے۔ ہوائی اڈوں کو انسانی آبادیوں سے دور منتقل کیا جاتا ہے تاکہ ہوائی جہازوں کا شور انسانی دماغ اور اعصاب کو متاثر نہ کرسکے۔ اسی طرح شور کو کم کرنے کے لئے ریلوے سٹیشنوں۔ بسوں اور ویگنوں کے اڈوں کو شہروں سے دور رکھا جاتا ہے۔ انڈسٹری لگانے کے لئے شہروں سے دور علاقے مختص کئے جاتے ہیں اور جو پہلے سے آبادیوں میں موجود ہیں ان کو بھی شہروں سے باہر منتقل کیا جاتا ہے۔ جاپان میں تو اس سلسلے میں شور کو کم کرنے کے لئے آبادیوں کے اندر اور ان کے اردگرد اور سڑکوں کے دونوں طرف خاص قسم کے درخت اور باڑیں لگائی جاتی ہیں جو شور کو جذب کرکے اسے کم کرتی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ شہروں کی خوبصورتی اور رعنائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

اس کے برعکس ہمارے ملکوں میں صاف نظر آنے والی آلودگیوں جو کہ ہوا۔ پانی۔ خوراک کے ذریعہ بڑھتی ہی جارہی ہیں ان کو ہی کوئی اہمیت نہیں دی جاتی اور نہ ان کے دور کرنے کے لئے کوئی خاص تگ ودو کی جاتی ہے تو شور کی آلودگی، جس کے متعلق لوگوں میں کوئی شعور ہی نہیں پایا جاتا، کو دور کرنے کے لئے اگر کچھ نہیں کیا جاتا تو کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے۔ تیسری دنیا کے ملکوں میں آلودگی کے متعلق قوانین بنائے جاتے ہیں لیکن ان پر عمل شاذونادر ہی کیا یا کروایا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ماحول میں شور کے باعث آلودگی کا مسئلہ حل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں میں اس مسئلے سے متعلق فکر و شعور پیدا کیا جائے اور ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارت کے ذریعہ لوگوں کو بتایا جائے کہ انسانی صحت کے لئے پرسکون ماحول کس قدر ضروری ہوتا ہے۔ اور شور کی آلودگی کی وجہ سے انسانی دل و دماغ پر کتنے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ لوگوں میں اس شعور وفہم کا پیدا ہونا ہی شور کی آلودگی کے مسئلے کے حل کی طرف پہلا قدم ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اگر حکومت اپنے ہی بنائے ہوئے قوانین پر عمل کروانے کی طرف توجہ دے تو اس معاملے میں کافی جلدی پیش رفت ہوسکتی ہے اور انسانی صحت کو شور کی آلودگی کے برے اثرات سے بچایا جاسکتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 32030 میں رشیدہ منور زوجہ منور احمد صاحب چوہدری قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 232- فاروق کالونی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-9-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1- حق مہر۔/32 روپے۔ اور زیورات طلائی 8 تولہ مالیتی۔/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رشیدہ منور 232 فاروق کالونی سرگودھا گواہ شد نمبر1 محمد اشرف وصیت نمبر 26271 صدر حلقہ گواہ شد نمبر2 چوہدری منور احمد خاوند موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32031 میں طیبہ مبشرہ بنت رفیق احمد قوم جنجوعہ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A/185 مراد آباد کالونی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طیبہ مبشرہ A/185 مراد آباد کالونی سرگودھا گواہ شد نمبر1 ماسٹر محمد صدیق وصیت نمبر 16798 گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد اشرف وصیت نمبر 26271 صدر حلقہ کلیار ٹاؤن سرگودھا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32032 میں حفیظاں بیگم زوجہ منیر احمد بھٹی قوم ڈیل پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک A/34 ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی 7 تولہ نو ماشہ مالیتی۔/....... اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حفیظاں بیگم چک A/34 ضلع رحیم یار خان گواہ شد نمبر1 منیر احمد وصیت نمبر 28168 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد حسین چک نمبر A/34 ضلع رحیم یار خان

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبد الرشید سماٹری صاحب کراچی سے اطلاع دیتے ہیں۔
مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب آف کراچی کی اہلیہ محترمہ کچھ عرصہ سے زیادہ علیل ہیں ان کی کامل صحت یابی کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم فیروز الدین صاحب کشمیری دار الصدر حلقہ بیت المبارک ربوہ کی ایک ٹانگ حادثہ میں ٹوٹ گئی تھی۔ اب بیت المبارک میں وضو کرتے ہوئے گرنے سے دوسری ٹانگ بھی ٹوٹ گئی ہے۔ موصوف چلنے پھرنے سے قاصر ہیں اور بہت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ امتہ السلام طاہرہ صاحبہ اہلیہ صاحبہ مکرم منصور احمد مبشر صاحب دار العلوم غربی حلقہ خلیل مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق بھٹی صاحب آف نواب شاہ شہر دل کے بڑھ جانے کی وجہ سے علیل ہیں ڈاکٹروں کے علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوا۔ درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

صاجزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے فرمایا اس نمائش میں 30 اضلاع کے خدام اپنی مصنوعات کے ساتھ شرکت کر رہے ہیں۔

علمی مقابلے صبح 8 بجے ہی بیت المھدی میں واقفین نو کے آل ربوہ علمی مقابلہ جات کی فائنل تقریب منعقد ہوئی جس کے اختتام پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے انعامات تقسیم فرمائے۔

ورزشی مقابلے مجلس انصار اللہ مقامی کی سالانہ کھیلوں کی اختتامی تقریب دار الرحمت غربی کے وسیع میدان میں منعقد ہوئی۔ دن کے ایک بجے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے انعامات تقسیم فرمائے۔

جلسے ربوہ کے کئی دینی اداروں اور بیوت الذکر میں یوم مسیح موعود کی مناسبت سے باقاعدہ جلسوں کا اہتمام کیا گیا جن میں علماء سلسلہ نے تقاریر فرمائیں۔

نمائشیں انہی ایام میں خلافت لائبریری میں خلافت رابعہ کے عنوان پر تصویری نمائش اور گلشن احمد نرسری کے زیر اہتمام موسمی پھولوں کی سالانہ نمائش بھی جاری ہے۔ احباب وخواتین نے آج بھی کثرت سے ان دونوں تقاریب سے استفادہ کیا۔

بقیہ صفحہ 4

بعد اس ضعف کی حالت میں اور دل کے بالکل رہ چکنے کے بعد کسی کا دل قوی ہو گیا ہو اور حالت درست ہو گئی ہو۔"
(الحکم 31۔جنوری 1906 صفحہ 4)
یہ صرف ایک دن کی حالت کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ ورنہ حضرت اقدس کی حالت ان ایام میں جو کچھ تھی میں الحکم میں اس کی تفصیل لکھ چکا ہوں۔

"اس دن سے کہ مولوی صاحب پر عمل جراحی کیا گیا رات کا سونا قریباً حرام ہو گیا باوصفیکہ چوٹ لگنے اور بہت سا خون نکل جانے کی وجہ سے حضرت اقدس کو تکلیف تھی اور دوران سر کی بیماری کی شکایت تھی لیکن یہ کریم النفس وجود ساری رات رب رحیم کے حضور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے لئے دعاؤں میں لگا رہا۔"

یہ ہمدردی اور یہ ایثار ہر شخص میں نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور ماموروں کی ہی یہ شان ہے کہ اپنی تکالیف کو بھی دوسروں کی خاطر بھول جاتے ہیں بلکہ قریب موت پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت اقدس نصف شب سے آخر شب تک مصروف دعا رہے اس عرصہ میں مولوی صاحب ممدوح کے دروازہ پر آن کر حال بھی پوچھا ساری دنیا سوتی تھی مگر یہ خدا کا جری جاگتا تھا۔ اپنے لئے نہیں اپنی اولاد کے لئے نہیں اپنے کسی ذاتی مقصد اور اغراض کے لئے نہیں۔ صرف اس لئے کہ تا رحیم و کریم مولیٰ کے حضور اپنے ایک مخلص کی شفا کے لئے دعا کرے۔

غرض حضرت کئی رات بالکل نہیں سوئے جس سے طبیعت گو بہت مضمحل ہو گئی مگر اس اضمحلال نے آپ کو تھکایا نہیں۔ ایک دن فرماتے تھے میں نے بہت دعا کی ہے اس قدر دعا کی ہے اگر تقدیر مبرم نہیں تو انشاء اللہ بہت مفید ہو گی۔ پھر فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کبھی اس قسم کا اضطراب اور فکر میں نے اپنی اولاد کے لئے بھی نہیں کیا۔ نہ خود دعاؤں میں مصروف رہے بلکہ بعض خدام کو بلا کر کہا کہ تم ساری رات دعائیں کرو۔ اور اس طرح پر اپنے بھائی کی مدد کرو۔ میں الفاظ نہیں لا سکتا جو اس نقشہ کو دکھاؤں۔ اور کیونکر دکھاؤں مصور کا قلم بھی نہیں دکھا سکتا کہ آپ دعاؤں کی قبولیت پر کیسا ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کو کیسی اکسیر اپنے تجربے سے مانتے ہیں۔

فرمایا "میں نے ہر چند چاہا کہ دو چار منٹ کے لئے ہی سو جاؤں مگر میں نہیں جانتا کہ نیند کہاں چلی گئی۔ یہ باتیں ایک روز آپ نے صبح کو بیان فرمائیں۔ بعض خدام نے عرض کی حضور اس وقت جا کر آرام کرلیں۔"

(ایضاً" صفحہ 190 تا 193)

جاری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 24- مارچ- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 17 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ
25-مارچ-غروب آفتاب- 6-26
26-مارچ-طلوع فجر- 4-39
26-مارچ-طلوع آفتاب 6-02

عالمی خبریں

پاکستانی پرچم کو سلامی

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے یوم پاکستان کے موقع پر مسلح پریڈوں میں پاکستانی پرچم کو سلامی دی۔ وادی کے چپہ چپہ پر سبز ہلالی پرچم لہرائے گئے۔ سری نگر کے لال چوک میں دختران ملت نے پاکستانی پرچم نصب کر دیا۔

"دی ہندو" کا دعویٰ

بھارتی اخبار دی ہندو نے اپنے امریکی ذرائع کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ پاک امریکہ دفاعی تعاون کا باب بند ہو گیا ہے۔ امریکہ اب بھارت کو علاقے میں اہم کردار سونپے گا۔ دفاعی تعاون کے علاوہ بحیرہ ہند میں مشترکہ فوجی مشقیں بھی کریں گے۔ منصوبہ کے تحت اب بھارتی فوج کو امریکہ میں تربیت دی جائے گی۔

سعودی عرب کا انکار

سعودی عرب نے عراق کے خلاف حملوں کے لئے اپنی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ سعودی عرب کا کہنا ہے کہ ہم صدام کے مخالف ہیں عراق کے عوام کے نہیں۔

امریکہ کی ناکامی

امریکہ کی سربیا کو منانے کی آخری کوشش بھی ناکام ہو گئی۔ امریکہ کے نمائندہ رچرڈ ہالبروک کی یوگوسلاویہ کے صدر ملاسوچ سے طویل ملاقاتوں اور مذاکرات کے بعد کوئی اعلان جاری نہیں کیا گیا۔ ادھر برسلز میں نیٹو کے وزراء کا اجلاس شروع ہو گیا ہے جس میں سربوں پر فضائی حملے کے بارے میں غور کیا جا رہا ہے۔

قتل عام کی ذمہ دار کانگرس

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے گزشتہ دنوں میں اس اونچی ذات کے 39 ہندوؤں کے قتل عام کی ذمہ داری کانگرس پر ڈال دی ہے۔ واجپائی نے کہا کہ کانگرس نے دو مرتبہ بہار کی حکومت کی برطرفی کو ناکام بنایا۔ بہار کی حکومت قانون کی حکمرانی قائم کرنے اور نسلی فسادات کو روکنے میں ناکام ہو چکی ہے۔

سگریٹ کمپنی کو 5 کروڑ جرمانہ

کیلیفورنیا کی ایک عدالت نے ایک سگریٹ ساز کمپنی کو سگریٹ پینے والی ایک عورت کی شکایت پر پانچ کروڑ ڈالر جرمانہ کر دیا ہے۔ عورت نے شکایت کی تھی اسے سگریٹ پینے سے پھیپھڑوں کا کینسر ہو گیا ہے۔ اس عورت نے سگریٹ نوشی کا آغاز' سگریٹ ساز کمپنیوں کے خبردار کرنے والے الفاظ کی اشاعت سے پہلے کیا تھا۔ وہ 15 سال کی عمر سے دن میں روزانہ تین پیکٹ سگریٹ پیتی تھی۔

اسامہ کے دو ساتھیوں کا سودا

افغانستان کے شمالی اتحاد کے مولوی عصمت اللہ نے اسامہ بن لادن کے دو ساتھیوں کو گرفتار کر لیا ہے اور ان کو امریکہ کے حوالے کرنے کے عوض 10 لاکھ ڈالر طلب کر لئے ہیں۔ اس اقدام پر جوابی کارروائی کرتے ہوئے اسلامک ملیشیا نے مولوی عصمت اللہ کے ڈیتھ وارنٹ جاری کر دیئے ہیں۔

ملکی خبریں

ایٹمی میزائلوں کی پہلی نمائش

23 مارچ یوم پاکستان کے موقع پر اسلام آباد میں صدر مملکت کے خطاب کے بعد ایٹمی میزائلوں غوری اور شاہین کی پہلی بار نمائش کی گئی۔ میزائلوں کو اپنے سامنے دیکھ کر حاضرین خوشی سے کھڑے ہو گئے اور زبردست تالیاں بجا کر داد دی۔ اس موقع پر پاک فضائیہ کے طیاروں نے زبردست فلائی پاسٹ کا مظاہرہ کیا۔ فری فال جمپ کے مظاہرے پر شائقین نے زبردست داد دی۔ ٹینکوں اور دیگر جدید اسلحہ کی بھی نمائش کی گئی۔

تجارت میں کوئی حرج نہیں

پاک آرمی کے سربراہ جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بھارت سے تجارت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بس سروس اور اقتصادی تعاون کے معاہدوں سے کشمیر کے بارے میں موقف تبدیل نہیں ہو سکتا۔ بھارت سے مذاکرات میں پہلے کشمیر پر بات ہو گی۔ پھر دوسرے معاملات آئیں گے۔ انہوں نے بھارتی لیڈروں کے بیانات پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ غوری اور شاہین میزائل کی نمائش سے حملے کے خدشات کم ہو گئے ہیں۔ کراچی میں دہشت گردی افسوسناک ہے۔ واپڈا میں فوجی عدالتیں نہیں بنائی جائیں گی۔ سپریم کورٹ نے عدالتی نظام کی تشکیل نو کر دی ہے۔

بھوجا ائرلائنز کے مالک کے بیٹے کا اغوا اور قتل

کراچی میں بھوجا ائرلائنز کے مالک فاروق بھوجا کے 16 سالہ بیٹے کو جو سینٹ پیٹرک سکول کا طالب علم تھا اور دسویں کا امتحان دینے جا رہا تھا دہشت گردوں نے کار سمیت اغوا کر لیا اور پانچ کروڑ روپے تاوان مانگا۔ تیسرے روز لڑکے کو قتل کر دیا گیا۔

اپر جہلم میں بس گرنے سے 50 ہلاک

سرائے عالمگیر سے منڈی بہاؤالدین کے درمیان نہر اپر جہلم میں کھچا کھچ بھری بس گر جانے سے 50 افراد ہلاک ہونے کا خدشہ ہے۔ نعشیں نکالنے کے لئے فوج کی مدد حاصل کر لی گئی۔

قوم کو فخر ہے

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ سائنس دانوں نے ملکی دفاع کو ناقابل تسخیر بنا دیا ہے۔ قوم کو ان پر فخر ہے انہوں نے کہا کہ آج ساری دنیا نے ہمارے سائنسدانوں کا کارنامہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔

کامیابی کا انحصار

صدر مملکت رفیق تارڑ نے یوم پاکستان کے موقع پر مسلح پریڈ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی کامیابی کا انحصار فوج کے اشتراک اور غیر مشروط تعاون پر ہے۔ پاکستان کی طرف اٹھنے والی ہر میلی آنکھ پھوڑ دی جائے گی۔

پنڈی کے قریب حادثہ

راولپنڈی کے قریب ایک خوفناک حادثہ میں 22 مسافر جاں بحق ہو گئے۔ مسافروں سے بھری بس کرور کے مقام پر تیزی رفتاری کے باعث الٹ کر گہری کھائی میں جا گری۔ درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔

مجھے بری کر دیا جائے

سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت الزامات ثابت کرنے میں ناکام ہو گئی۔ مجھے بری کر دیا جائے۔ نواز شریف اور احتساب سیل مجھے اپنے دفاع کے حق سے محروم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مجھے تین بار سپریم کورٹ کے دروازے پر دستک دینا پڑی۔ حکمران میرے خلاف قومی خزانے سے 18 ملین ڈالر خرچ کرنے کے باوجود کرپشن ثابت نہ کر سکے۔ کمپیوٹر کی دھاندلی سے برسراقتدار آنے والے عوامی دکھوں کے ذمہ دار ہیں احتساب صرف سیاسی انتقام ہے۔

سونے کے سیٹ • کڑے • چوڑیاں
سندھی لوٹنگ
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 212868
رہائش 212867

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175

خوشی کا ہر دن مبارک ہو
اعلیٰ معیار خوبصورت پیکنگ اور خدمت کے جذبے کیساتھ
ہومیو پیتھک ادویات خصوصی رعایت کیساتھ
○ پوٹینسی/طاقت 6X ہو یا ایک لاکھ
○ اب قیمت صرف =/5 روپے سے =/8 روپے تک
○ 117-ادویات مع خوبصورت بریف کیس/بکس
=/1050 روپے سے =/1500 روپے
(یہ پیشکش محدود مدت کے لئے ہے)
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گولبازار ربوہ، فون: 212399
تشخیص علاج ادویات
خصوصی دعا کیساتھ

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر دمہ۔ کینسر۔ بلڈ پریشر۔ تپ دق۔ السر ایگزیما۔ نرینہ اولاد۔ لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی 3
فون 213207

جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیو پیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز
خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب
کیور یو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 771 - 213156 ★ FAX: (4524)212299

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں • مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
10- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508 - 212626